معاشرے کی اصلاح

09-January-2020

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْن ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں جائز ہوں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شریف کی فضیلت

حُضُور نبیِّ رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ یَوْمٍ اَلْفَ مَرَّۃٍ لَمْ یَمُتْ حَتّٰی یَرٰی مَقْعَدَہٗ مِنَ الْجَنَّۃِ

یعنی جو مجھ پر ایک دن میں ایک ہزار (1000) مرتبہ دُرُود شریف پڑھے گا، وہ اُس وَقت تک نہیں مرے گا، جب تک جنَّت میں اپنا مَقام نہ دیکھ لے۔

(الترغیب والترھیب،کتاب الذکر والدعاء،الترغیب فی اکثار...الخ، ۳۲۶/۲،حدیث:۲۵۹۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ”نِیَّۃُ الْمُؤمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ“ مسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔[1]

اہم نکتہ: نیک اور جائز کام میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

☆ نگاہیں نیچی کئے توجہ سے بَیان سُنوں گا۔ ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تَعْظِیم کے لیے جب تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ”معاشرے کی اِصلاح“ آج ہمارا موضوع ہے، اس میں کچھ شک نہیں کہ معاشرہ فرد سے بنتا ہے، جب ہر فرد اپنے آپ کو ٹھیک کرنے کی سچے دل سے کوشش کرے گا تو معاشرے کی بگڑتی ہوئی تصویر خود بخود ٹھیک ہوتی چلی جائے گی۔

1...معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی...الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

اَمیرِ اہلسنّت حضرت علّامہ مَولانا محمد الیاس عطّار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ہمیں ایک مقصد عطا فرمایا ہے کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔اِنْ شَآءَ اللہ"** اس مقصد کا پہلا اور ضروری حصّہ بھی یہی ہے کہ پہلے مجھے اپنی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ جب ہر مسلمان اپنا یہ ذہن بنالے گا کہ مجھے اپنی اصلاح کی کوشش کرنی ہے تو مُعاشرے کی ڈُوبتی ہوئی کشتی کو خود بخود سہارا ملنا شروع ہو جائے گا۔اپنی اصلاح کرنے سے مُعاشرہ کیسے صحیح ہو سکتا ہے، آیئے! اسے ایک حکایت سے سمجھتے ہیں، چنانچہ

اپنی تصویر ٹھیک کیجیے!

ایک شخص مُطالعہ کرنے میں مصروف تھا، پاس ہی اس کا بچہ کھیل رہا تھا، جو بار بار اسے تنگ کرتا تھا اور یوں اس کے مطالعے میں خلل پیدا ہوتا۔باپ نے بیٹے کو کئی بار سمجھایا مگر بچہ تھوڑی دیر تو سکون میں رہتا مگر جیسے ہی تھوڑا وقت گزرتا وہ پھر سے کسی شرارت میں مشغول ہو جاتا۔ باپ بچے کی شرارتوں سے بہت پریشان ہوا، یہاں تک کہ اس کے سر میں درد ہونا شروع ہو گیا۔آخر اس کے دماغ میں ایک ترکیب آئی اور اس نے قریب ہی موجود کسی ملک کے نقشے (Map) کو پھاڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور اپنے بیٹے کو دیتے ہوئے کہا: بیٹا! دوسرے کمرے میں جا کر یہ نقشہ درست کر کے لاؤ۔بچہ چلا گیا تو اس نے اطمینان کا سانس لیا اور دل ہی دل میں یہ خیال کیا کہ بچہ جتنی دیر تک نقشہ بناتا رہے گا میں مطالعہ کر لوں گا۔کیونکہ نقشے کے ٹکڑوں کو ترتیب دینا کافی مشکل کام تھا اور اس میں بچے کو کافی وقت لگ سکتا تھا۔بچہ چلا گیا اور باپ نے اطمینان سے مطالعہ کرنا شروع کر دیا، ابھی تھوڑا ہی وقت گزرا تھا کہ بچے نے آکر کہا: ابو! نقشہ درست کر لیا ہے۔باپ کو حیرت ہوئی کہ اتنے گھنٹوں کا کام منٹوں میں کیسے

ہو گیا؟اس نے دیکھاتو واقعی نقشہ ٹھیک ترتیب دیا گیا تھا۔باپ نے پوچھا:بیٹا!یہ نقشہ اتنی جلدی کیسے ٹھیک کرلیا؟توبیٹے نے بتایا:ابوجان!جب آپ نے نقشہ پھاڑا تھاتو میں نے دیکھااس کے پیچھے ایک آدمی کی تصویر ہے،لہٰذا میں نے نقشہ صحیح کرنے کے بجائے آدمی کی تصویر (Picture) کوٹھیک کرنا شروع کردیا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ نقشہ خود بہ خود ٹھیک ہو گیا۔(مقصدِ حیات،ص۲۹ ملخصًا)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تالاب کی گندی مچھلی کون؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! واقعی آج بھی اگر ہر ایک اپنی ظاہری اور باطنی تصویر کو سنوارنے کی کوششوں میں لگ جائے تو مُعاشرے کا بگڑا ہوا نقشہ خود بخود ٹھیک ہوتا چلا جائے گا۔آج ہمیں مُعاشرے کے بگڑے ہوئے نقشے کی اصلاح کی بڑی فکر ہے،مگر افسوس!اس خواہش میں ہم نے اپنی اپنی تصویروں کو بھلادیا ہے۔آج کل یہ مثال تو دی جاتی ہے کہ ایک گندی مچھلی پورے تالاب کوگندہ کردیتی ہے،لیکن کوئی یہ نہیں سوچتا کہ وہ تالاب کی گندی مچھلی کہیں میں تو نہیں کہ جس کی وجہ سے مُعاشرے کا یہ تالاب گندہ ہورہاہے۔اس میں کوئی شک نہیں کہ قرآن وحدیث اور اللہ والوں کے واقعات اور اللہ والوں کے فرامین سے معمور بیانات دلوں کی کایاپلٹ دیتے ہیں مگر موجودہ حالات میں دُنیا بھر میں تبصروں کی محافل،ٹاک شوز،کانفرنسز(Conferences)کا اِنْعقاد اوران میں علوم و فنون کے ماہرین کی لمبی لمبی تقریریں،جن میں مُعاشرے کے نقشے کو دُرُست کرنے کے لیے گھنٹوں گفتگو اور بحث ومباحثہ ہوتا ہے لیکن نتیجہ کیانکلتاہے کہ **"حالات بدلتے ہوئے نظر نہیں آتے"**۔آج ہماراحال بھی عجیب ہوچکا ہے،ہم چند بُرائیوں کو تو بُرائی سمجھتے ہیں مگر کثیر بُرائیاں ایسی بھی ہیں جنہیں بُرا کہنا

تو دُور کی بات ہے انہیں بُرا بھی سمجھا نہیں جاتا، مثلاً شراب پینے، جُوا کھیلنے اور بدکاری کرنے والے کو تو بُرا کہا جاتا ہے اور واقعی ایسا کرنے والے بُرے ہیں مگر سوچئے! کیا نماز نہ پڑھنے والا بُرا نہیں؟ کیا بِلا عُذرِ شرعی ماہِ رمضان کا فرض روزہ جان بوجھ کر چھوڑ دینا کوئی گناہ نہیں؟ کیا جھوٹ بولنا کوئی بُرائی نہیں؟ کیا ملاوٹ کرنا گناہ نہیں؟ کیا وعدہ خلافی بُری چیز نہیں؟ کیا بلا اجازت شرعی مسلمانوں کی غیبت کرنا جائز ہے؟ کیا مسلمانوں کو تکلیف دینا گناہ نہیں ہے؟ کیا ماں باپ کو ستانا اللہ پاک کی نافرمانی نہیں ہے؟ یقیناً یہ سب بھی بُرائیاں ہی ہیں، یہ سب بھی مُعاشرے کو تباہ کرنے والے کام ہیں لیکن انہیں ایک تعداد بُرا کہنے اور بُرا سمجھنے کو تیار نہیں ہے۔ اگر بُرا کہہ بھی لیں، مگر اس سے بچنے کی کوشش نہیں کرتے۔ اسی طرح بعض بُرائیاں ایسی ہلاک کرنے والی ہوتی ہیں کہ مُعاشرہ (Society) ان کی وجہ سے تباہی کے سمندر کی گہرائی میں گِرتا چلا جاتا ہے، مگر شاید ہمیں ان بُرائیوں کی پہچان تک نہیں ہوتی۔ ان بُرائیوں میں دوسروں کے حقوق ادا نہ کرنا بھی ہے۔ غور کیجئے! کیا ہمیں لوگوں کے حقوق سے متعلق علم ہے؟ کیا ہم ماں باپ کے حقوق کی معلومات رکھتے ہیں؟ اولاد کے وہ حقوق جو ماں باپ پر لازم ہوتے ہیں، کیا ہمیں معلوم ہیں؟ ساس بہو کے مسائل تو گھر گھر میں ہم سُنتے ہیں، مگر کیا ہم نے غور کیا کہ ہمیں غیبت، چُغلی، بدگمانی و جھوٹ کا مطلب بھی معلوم ہے؟ جب ہم خود پر لازم ضروری علوم سے ہی دُور ہوں گے تو ان بُرائیوں سے کیسے بچیں گے۔؟

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بُرائی انفرادی ہو یا اجتماعی، ہر سطح پر کی جانے والی بُرائی مُعاشرے میں بِگاڑ پیدا کرتی ہے۔ مُعاشرے کی اصلاح کے لیے ضروری ہے کہ ہر فرد ہر حالت

میں گناہوں سے بچے۔یاد رہے!بعض گناہ اور بُرائیاں وہ ہیں، جو ہمارے مُعاشرے میں بہت عام ہو چکی ہیں اور مُعاشرے کی تباہی و بربادی میں ان کا بڑا کردار ہے۔ مگر افسوس!ان بُرائیوں کا نشہ ایسا ہے کہ نادان انسان یہ بُرائیاں کرتے وقت یہ سوچ رہا ہوتا ہے کہ اس سے کچھ نہیں ہوگا،اس سے کسی کا کیا بگڑے گا،اس سے کسی کو کوئی نقصان تو نہیں ہوگا۔لیکن حقیقت میں وہ بُرائیاں نہ صرف کسی ایک شخص کے لیے بلکہ پورے مُعاشرے کی تباہی کا باعث بن رہی ہوتی ہیں۔اگر ایسی چند بُرائیوں پر قابو پالیا جائے اور مُعاشرے کا ہر فرد ان سے بچنے کا ذہن بنالے تو ایک دن یہ بیمار معاشرہ ایک صحت مند مُعاشرے میں تبدیل ہوسکتا ہے۔اِنْ شَآءَ اللہ

(1) جھوٹ کی تباہ کاریاں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے مُعاشرے کو تباہی کی طرف دھکیلنے میں جو بُرائیاں عام ہیں،ان میں سے ایک بُرائی جھوٹ(Lie) بھی ہے۔ جھوٹ ہمارے مُعاشرے میں اپنی جڑیں اتنی مضبوط کرچکا ہے کہ اب مُعاشرے کا تقریباً ہر طبقہ اس کی لپیٹ میں آچکا ہے۔یاد رکھئے! **جُھوٹ** تمام گُناہوں کی جڑ ہے، **جُھوٹ** تمام بُری عادتوں میں بہت ہی بُری عادت ہے، **جُھوٹ** تمام مذاہب کے نزدیک بُرا سمجھا جانے والا عمل ہے، **جُھوٹ** ایمان کو کمزور کرنے والا عمل ہے، **جُھوٹ** مُعاشرے میں بگاڑ پیدا کرنے کا سبب ہے، **جُھوٹ** دوسرے کے اعتماد کو ختم کرنے والا بدترین عمل ہے، **جُھوٹ** شیطان کا پسندیدہ کام ہے، **جُھوٹ** انسانی تعلقات کو خراب کرنے والا کام ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ **جُھوٹ** اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ناراضی کا سبب ہے۔

افسوس!ہمارے ہاں بات بات پر جھوٹ بولنا بہت عام ہوگیا ہے، جھوٹا شخص یہ سمجھ رہا ہوتا ہے کہ

جھوٹ بول کر مجھے کوئی نقصان نہیں ہوا بلکہ فائدہ ہوا ہے، حالانکہ **جھوٹ،** جھوٹے شَخْص کے اندرونی بگاڑ کا سبب بنتا ہے، **جھوٹ** جھوٹے شَخْص کو دوسرے گناہوں پر بھی دلیر کردیتا ہے، **جھوٹ** جھوٹے شخص کو خود بخود کئی اور گناہوں کی طرف لے جاتا ہے۔ جھوٹ کے مرض کا انداز بھی بھیانک اور غیر مَحْسُوس ہوتا ہے۔ **یہی ایک آدھ بار کا جھوٹ** بڑی خرابی کا سبب بن سکتا ہے۔ **یہی ایک آدھ بار کا جھوٹ** بندے کی آخرت کو تباہ کرسکتا ہے، **یہی ایک آدھ بار کا جھوٹ** بندے کی شخصیت (Personality) کو داغدار کرسکتا ہے، **یہی ایک آدھ بار کا جھوٹ** مُعاشرے میں اعتماد کی فضا کو خراب کردیتا ہے اور **یہی ایک آدھ بار کا جھوٹ** پورے مُعاشرے کے بگاڑ اور تباہی کا سبب بنتا ہے۔ آیئے! اب یہ بھی سنتے ہیں کہ جھوٹ کِسے کہتے ہیں، چنانچہ

علّامہ عبدالغنی نَابُلُسِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ تحریر فرماتے ہیں: **حقیقت کے اُلٹ کوئی بات کی جائے تو وہ جھوٹ ہے۔** (حدیقہ ندیہ، ۲/۴۰۰)

افسوس! اب تو جھوٹ بولنے والوں نے **مَعَاذَاللہ** جھوٹ کو بُرائی سمجھنا ہی چھوڑ دیا ہے۔ دُنیا میں جُھوٹ بول کر کچھ نوٹوں کا فائدہ اُٹھانا، جُھوٹے چُٹکلوں کے ذریعے دوسروں کو ہنسانا، جُھوٹے خواب سُنا کر دوسروں کا دِل بہلانا، بلکہ جُھوٹے خواب سُنا کر دوسروں سے **پیسے بٹورنا،** اپنے نام کے ساتھ جھوٹے اَلْقابات لگا کر عِزّت وشُہرت کی مَحَبَّت کا سامان کرنا، جھوٹے بہانے تراش کر ذمہ داریوں سے منہ موڑنا، جھوٹی سفارشیں کرکے حق داروں کا حق روکنا، جھوٹی قسمیں کھا کر دونمبر مال کو عمدہ بتا کر بیچنا، لین دَین کے تعلق سے جھوٹے وعدے کرکے دوسروں کی مجبوریوں سے کھیلنا، جھوٹے اَعذار بتا کر اپنے لیے دوسروں کی ہمدردیاں سمیٹنا وغیرہ جھوٹی عادات ہمارے مُعاشرے میں گویا رچ بس چکی ہیں۔ ذرا سوچیے! جب

ترقی کرنے کا راز کثرت سے جھوٹ کو سمجھا جائے گا، جب **مال میں بَرَکت** کثرت سے جھوٹ کو سمجھا جائے گا تو معاشرہ کیسی ترقی کرے گا؟ جھوٹ بولنے کی سزا بہت بھیانک (Frightful) ہے، چنانچہ

جھوٹ کی سزا

نُور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: خَواب میں ایک شَخْص میرے پاس آیا اور بولا: چلئے! میں اُس کے ساتھ چَل دِیا، میں نے دو (2) آدَمی دیکھے، ان میں ایک کھڑا اور دُوسرا بیٹھا تھا، کھڑے ہوئے شَخْص کے ہاتھ میں لَوہے کا ایک مخصوص آلہ تھا، جسے وہ بیٹھے شَخْص کے ایک جَبڑے میں ڈال کر اُسے گُدّی تک چِیر دیتا، پھر اسے نکال کر دُوسرے جَبْڑے میں ڈال کر چِیرْتا، اِتنے میں پہلے والا جَبْڑا اپنی اَصْلی حالت پر لَوٹ آتا، میں نے لانے والے شَخْص سے پُوچھا: یہ کیا ہے؟ اُس نے کہا: یہ جُھوٹا شَخْص ہے، اِسے قِیامت تک قَبْر میں یہی عذاب دیا جاتا رہے گا۔ (مساوئ الاخلاق للخرائطی، باب ماجاء فی الکذب... الخ، ص۷۶، حدیث: ۱۳۱)

مشہور بُزُرگ حضرت حاتِم اَصَمّ بلخی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ **جھوٹا دوزخ میں کُتّے کی شکل میں بدل جائے گا**۔ (تنبیہ المغترین، ص: ۱۹۴)

اے عاشقانِ رسول! ذرا غور کیجئے! دُنیا میں داڑھ کا دَرْد نہ سہہ سکنے والا، آخِرت میں جبڑے چِیرے جانے پر ہونے والی تکلیف کس طرح برداشت کر سکے گا؟ دُنیا میں ایک مچھر کے کاٹ لینے پر بے قرار ہو جانے والا، جھوٹ بولنے کی وجہ سے قَبر میں ہونے والے عذاب کو کس طرح سہہ سکے گا؟ لہٰذا اس بُری عادت سے جلد ہی پیچھا چھڑا لینا چاہئے۔ اگر مُعاشرے کا ہر فرد جھوٹ بولنے سے توبہ کر لے تو یقیناً بہت حد تک مُعاشرے کی اصلاح ہو جائے گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ۔

دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے

اے عاشقانِ رسول! ہر طرح کے گُناہوں خُصُوصاً جھوٹ سے بچنے اور سچ کی عادت بنانے کے لیے عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے۔ یاد رکھئے! **اچھی صُحبت** مُعاشرے کے گِرے ہوئے فرد کو اُٹھا کر ترقی کی منزلوں پر پہنچا دیتی ہے، اِس کی ہزاروں مثالیں آپ کو عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں اپنی آنکھوں سے نظر آئیں گی۔ جی ہاں! کل کے **بے نمازی** آج نہ صرف خود نماز پڑھتے ہیں بلکہ دُوسروں کو بھی **مسجد بھرو تحریک** کا حصہ بنانے کے لیے **نماز کی دعوت** دیتے ہیں، بلکہ ایسے کئی اِمامت کے مُصلّے پر نظر آئیں گے جو عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کا فیضان ملنے سے پہلے ایسے نہیں تھے، بلکہ اِس مَدَنی ماحول نے ان کی قِسمت کا ستارہ چمکا دِیا۔ اس طرح آپ غور کرتے جائیں بہاریں ہی بہاریں نظر آئیں گی!

اللہ پاک ہمیں حقیقی معنوں میں پکا سچا باعمل مسلمان بنائے۔ عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو کر عاشقانِ رسول کی صُحبت میں رہنے والا، اللہ پاک اور اُس کے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مہربانی سے معمولی پتھر بھی **"اَنمول ہیرا"** بن کر خُوب جگمگاتا ہے۔

(پردے کے بارے میں سُوال جواب، ص۱۰۹)

لہٰذا جُھوٹ، غیبت، چُغلی، فلمیں ڈِرامے دیکھنے دکھانے، گانے باجے سُننے، سُنانے جیسی بُری عادتوں سے پیچھا چُھڑانے کے لئے اس مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو کر عملی طور پر دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں میں شرکت کی سعادت حاصل کرتے رہیئے، عاشقانِ رسول کے قافلوں میں سُنّتوں کی تَربِیَت کیلئے راہِ خدا میں سفر اِختیار کیجئے، کامیاب زِندگی گُزارنے اور اپنی آخِرت سنوارنے کیلئے روزانہ غور و فکر کرتے

ہوئے مَدَنی انعامات کارِسالہ پر کرکے اپنے یہاں کے ذِمہ دار کو ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو ہی جَمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔ ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتِماع، ہفتہ وار اجتماعی طور پر دیکھے جانے والے **"مَدَنی مذاکرے"** میں خود بھی شرکت کیجئے اور دُوسروں تک بھی اس کی دعوت پہنچاتے رہیئے۔ اگر اِن مَدَنی کاموں میں مُستقل مزاجی کے ساتھ شرکت اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں اِستقامت نصیب ہو گئی تو اللہ پاک اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحَبَّت مزید پیدا ہو گی، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کا مُبارک فیضان جاری ہو جائے گا، گناہوں سے دِل بیزار ہو گا اور سُنَّتوں کے مُطابِق زِندگی گزارنے کا بھی ذِہن بنے گا۔ اِنْ شَآءَاللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(2) جھگڑے کی تباہ کاریاں

اے عاشقانِ رسول! معاشرتی بُرائیوں میں سے ایک **لڑائی جھگڑا** بھی ہے۔ **لڑائی جھگڑے** کو فروغ دینا شیطان کی خواہشات میں سے ہے۔ آج ہم اگر اپنے مُعاشرے پر نظر دوڑائیں تو ہمارا ضمیر اِس بات کی گواہی دے گا کہ آج شیطان اپنے اِس وار میں کامیاب ہوتا جارہا ہے، مثلاً ☆کہیں ذات پات پر جھگڑا ہو رہا ہے تو کہیں تَعَصُّب کے سبب گولیاں چل رہی اور لاشیں اُٹھ رہی ہیں، ☆کہیں اِدارے والوں سے گالَم گلوچ کا سلسلہ ہے تو کہیں اَساتِذہ وطَلَبہ میں ٹھنی ہوئی ہے، ☆کہیں میاں بیوی کے درمیان جھگڑا زور پکڑتا جارہا ہے تو کہیں ساس بہو میں تَلْخ کلامی جاری ہے، ☆کہیں دکاندار و کاروباری پارٹنرز ایک دُوسرے کا گلا گُھونٹ رہے ہیں تو کہیں مالک مکان و کرائے داروں میں ہاتھا پائی ہورہی ہے، ☆کہیں پڑوسی ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہیں تو کہیں رشتے داروں میں ناراضی ہے، ☆کہیں امام و مقتدیوں میں

دُوریاں بڑھتی جارہی ہیں تو کہیں مسجد کمیٹی اور نمازی حضرات آپس میں ناراض ہیں، ☆کہیں برسوں کے دوستوں (Friends) میں اَن بَن چل رہی ہے تو کہیں پوراگھر ہی میدانِ جنگ بنا ہوا ہے، ☆کہیں خُونی رشتے اور ان کا احترام داؤ پر لگا ہے تو کہیں سگے بھائیوں میں پُھوٹ پڑچکی ہے۔ اَلْغَرَض! ☆**وہ جو کل تک** ایک دوسرے کے محافظ تھے، ☆ایک دوسرے پر جان نچھاور کرنے کے دعوے کیا کرتے تھے، ☆جن کی دوستی کی مثالیں دی جاتی تھیں، ☆جن کے اِتِّفاق واِتِّحاد کا چرچا تھا۔ ☆ایک دوسرے کے خلاف ایک لفظ تک سُننا بھی گوارا نہ کرتے تھے، ☆ایک دوسرے کے بغیر کھانا تک نہیں کھاتے تھے، ☆بُرے وَقْت میں ایک دوسرے کے مدد گار تھے، ☆**اور تو اور وہ جو کل تک** ایک دوسرے کو نیکی کے کاموں کی ترغیبیں دِلایا کرتے تھے، ☆سُنّتوں بھرے اجتماعات میں اکٹھے آیا اور جایا کرتے تھے، ☆دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں میں ایک دوسرے کی حوصلہ افزائی کرتے تھے، **لڑائی جھگڑے جیسے** مَنحوس **شیطانی کام** کی نَحوست کے سبب اُن کے درمیان نفرتوں کی ایسی مضبوط دیواریں قائم ہوجاتی ہیں کہ پھر وہ ایک دوسرے کو دیکھنا بھی گوارا نہیں کرتے۔ یوں سمجھئے کہ جس طرح آگ (Fire) گھروں ،فیکٹریوں، کمپنیوں، گوداموں، جنگلات، گاؤں دیہات اور مختلف چیزوں کو گھنٹوں بلکہ منٹوں میں جَلا کر تباہ وبرباد کرڈالتی ہے، اِسی طرح ہنستے بستے ملکوں، شہروں، نسلوں، قوموں، گھروں، خاندانوں، اداروں اور تنظیموں کا اَمن تہس نہس کرنے اور دلوں میں نفرتوں کا بیج بونے میں اکثر **لڑائی جھگڑوں کی تباہ کاریاں** ہی کار فرما ہوتی ہیں۔ یقیناً اگر ہم نے قُرآنی اَحکام کو بُھلایا نہ ہوتا، اگر ہم رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے فَرامین پر عمل کرتے، اگر ہم نے اپنے بُزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کے اِرشادات سے نصیحت حاصل کی ہوتی، اگر ہم عُلَمائے حق کے دامنِ کرم سے وابستہ رہتے، اگر ہم نے لڑائی جھگڑوں کی تباہ کاریوں کو پیشِ نظر رکھا ہوتا تو آج ہمارا معاشرہ بھی اَمن وسکون کا گہوارہ بنا ہوتا۔

آیئے! لڑائی جھگڑوں کی تباہ کاریوں پر مُشْتَمِل دو(2) فرامینِ مُصْطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنئے، چنانچہ

لڑائی جھگڑوں کی مذمت پر 2 فرامینِ مُصْطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

(1) ارشاد فرمایا: اللہ پاک کے ہاں سب سے ناپسندیدہ شخص وہ ہے، جو بہت زیادہ جھگڑالو ہو۔

(بخاری، کتاب المظالم، باب قول اللہ تعالی: وھو الد الخصامِ، ۱۳۰/۲، حدیث: ۲۴۵۷)

(2) ارشاد فرمایا: جو شخص ناحق طور پر جھگڑتا ہے، وہ ہمیشہ اللہ پاک کی ناراضی میں ہوتا ہے، یہاں تک کہ اُسے چھوڑ دے۔ (موسوعۃ لابن ابی الدنیا، کتاب الصّمت وآداب اللّسان، باب ذم الخصومات، ۱۱۱/۷، حدیث: ۱۵۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

بُزرگانِ دِین اور اصلاحِ معاشرہ

اے عاشقانِ رسول! کوشش کیجئے اور حق پر ہونے کے باوجود جھگڑا چھوڑ دیجئے، اسی میں بھلائی ہے۔ یقیناً حق پر ہونے کے باوجود جھگڑا چھوڑ دینا بہت اچھا اور ہمت کا کام ہے۔ لیکن یہی وہ طریقہ ہے جو مُعاشرے میں لڑائی جھگڑے کے بڑھتے ہوئے رجحان کو ختم کر سکتا ہے۔ ہمارے بزرگوں کا یہ معمول رہا ہے کہ ان کے ساتھ کیسا بھی بُرا سلوک کیا جائے، وہ معاف کر دیا کرتے اور کوئی بدلہ نہیں لیتے۔ لوگ ان کے حُقوق دَبا لیتے ہیں لیکن یہ حضرات لوگوں کے حُقوق (Rights) کی ادائیگی سے کبھی غافِل نہیں ہوتے، نادان لوگ اِنہیں طرح طرح کی تکلیفیں دیتے ہیں، لیکن یہ حضرات اُنہیں اینٹ کا جواب پتّھر سے دینے اور نَفْس کی خاطِر غُصّہ کرنے کے بجائے دعاؤں سے نوازتے اور مُعافی عطا کر کے ثواب کا خزانہ لُوٹتے ہیں۔ اس طرح جہاں انہیں معاف کر دینے کا ثواب پانے کا موقع ملتا ہے، وہیں

مُعاشرے میں بھی امن و سکون کی فضا پھلتی پھولتی ہے۔ آیئے !ترغیب کے لئے ایک ایمان افروز واقعہ سنتے ہیں، چنانچہ

معاف کرنا قدرت کے بعد ہی ہوتا ہے!

حضرت مَعْمَر بن راشِد رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت قتادہ بن دِعامہ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کے صاحبزادے کو زوردار تھپڑ مارا۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے بیٹے سے فرمایا: ''تم بھی اُسی طرح اِسے تھپڑ مارو جس طرح اِس نے تمہیں مارا اور فرمایا: بیٹا! آستینیں اُوپر کرلو اور ہاتھ بلند کرکے زوردار تھپڑا مارو۔'' چنانچہ بیٹے نے آستینیں اُوپر کیں اور تھپڑ مارنے کے لئے ہاتھ بلند کیا تو آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے اُس کا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا: **''ہم نے رِضائے اِلٰہی کے لئے اُسے مُعاف کیا کیونکہ کہا جاتا ہے کہ مُعاف کرنا قُدرت کے بعد ہی ہوتا ہے۔''** (اللہ والوں کی باتیں، ۲/ ۵۱۹)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور مُعاشرے کی اصلاح

اے عاشقانِ رسول! بزرگانِ دِین رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِم اَجْمَعِين کا مُعافی اور مُعاشرے کی اصلاح کا جذبہ مرحبا! **اَلْحَمْدُ لِلّٰه!** بُزرگانِ دِین رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِم اَجْمَعِين کی صحبت سے **تربیت یافتہ امیرِ اہلسنّت** حضرت علامہ مولانا **محمد الیاس عطار قادِری** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بھی مُعاشرے کی اصلاح کرنے کے معاملے میں بے حد مُتَحَرِّك (Active) ہیں۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اِصلاحِ مُعاشرہ کے لئے کئی اہم کاموں میں مصروف ہیں، آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ لوگوں کو نرمی و مَحَبَّت سے نیکی کی دعوت دے کر

گناہوں سے روکنے کے لئے ہر دم مصروف ہیں۔اَمیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ جہاں انفرادی کوشش کے ذریعے مُعاشرے کی اصلاح کررہے ہیں،وہیں اپنے مَدَنی مذاکروں کے ذریعے بھی مُعاشرے کی اصلاح میں اہم کردار ادا کررہے ہیں، آپ دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے بیانات اور مَدَنی مذاکرے تاثیر کا تیر بن کر اَثر کررہے ہیں۔مَدَنی مذاکرے دیکھنے سننے والوں کی توجہ کا عَالَم دیکھنے کے قابل ہوتا ہے۔ عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے سُنّتوں بھرے اجتماعات ہوں یا مَدَنی مذاکرے، کثیر عاشقانِ رسول آپ دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے ارشادات سے بھرپور فائدہ حاصل کرتے ہیں،اِنٹرنیٹ کے ذریعے مَدَنی چینل دیکھنےاور سننے والوں کی تعداد اس کے علاوہ ہے۔ صرف یہی نہیں، بلکہ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے سُنّتوں بھرے بیانات و مَدَنی مذاکرے مَدَنی چینل کے ذریعے گھروں،دکانوں(Shops)اور جامعات وغیرہ میں بھی نہایت شوق سے دیکھے اور سُنے جاتے ہیں۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کا اندازِ بیان بے حد سادہ اور سمجھانے کا طریقہ ایسا دلکش ہوتا ہے کہ لاکھوں مسلمان توبہ کرکے **اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش** کے مقدّس جذبے سے سرشار ہوگئے ہیں، آیئے!ایک حکایت سنتے ہیں،چنانچہ

نمازی ڈاکو

کراچی کے ایک ذمہ دار اسلامی بھائی کے ایک دوست بہت زیادہ ماڈرن،جُوئے اور شراب کے عادی تھے۔کسی طرح بازنہ آتے تھے۔ایک بار کراچی سے کولمبو روانگی کے وقت،اس ذمہ دار نے اس کے سامان میں امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے سُنّتوں بھرے بیان کی کیسٹ **"نمازی ڈاکو"** ڈال دی۔ کولمبو پہنچ کر اس نے بیان سُنا، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے الفاظ اس پر اثر کرنے لگے۔اس بیان

کی بَرَکت سے اس میں حیرت انگیز تبدیلی آگئی، یہاں تک کہ اس نے چہرے پہ داڑھی شریف اور سر پر عمامہ شریف کا تاج مستقل طور پر سجالیا، عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں میں مشغولیت اختیار کرلی اور امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِيَه سے مُرید ہو کر عطاری ہونے کی سعادت بھی پالی۔(تعارفِ امیر اہلسنت، ص۲۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِيَه کا فیضان

اے عاشقانِ رسول! امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِيَه کے دل میں نیکی کی دعوت عام کرنے اور مُعاشرے کی اصلاح کے مقدَّس جذبے کے تحت لوگوں کو بُرائی سے روکنے کی کُڑھن کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِيَه اُمّتِ مُسلِمَہ کو نماز، روزے کا پابند بنانے، سُنَّتیں سیکھنے سکھانے، نیکیوں کا جَذبہ دِلانے، گُناہوں سے بچنے کا ذِہن بنانے کیلئے اِنفرادی و اِجتماعی کوششیں جاری رکھے ہوئے ہیں۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِيَه نہ صِرف خُود اِستقامت کے ساتھ نیکی کی دعوت عام کرنے میں مصروف ہیں بلکہ وقتاً فوقتاً اسلامی بھائیوں کو بھی اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنے کا ذِہن دیتے ہیں۔ اس مقصد کو دُنیا کے کونے کونے میں عام کرنے کے لئے عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کی بنیاد رکھی اور اس میں زندگی کے تقریباً ہر شعبے سے وابستہ لوگوں کی اصلاح کے لئے کئی شعبہ جات قائم فرمائے ہیں۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِيَه اپنی کتابوں اور رسائل کے ذریعے بھی نیکی کی دعوت کی خُوب خُوب دُھومیں مچارہے ہیں۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِيَه کی تحریروں کی بَرَکت سے لاکھوں مُسلمان بالخصوص نوجوانوں کی

زِندگیوں میں مدنی اِنقلاب آگیا اور وہ جُرم و گناہ کی دُنیا کو چھوڑ کر سیدھی راہ پر آ گئے۔ اگر ہم بھی نیکی کی دعوت دینے اور دوسروں کو بُرائی سے روکنے کا ذِہن رکھتے ہیں، اگر ہم بھی اپنے مُعاشرے کو امن و سکون کا گہوارہ بنانا چاہتے ہیں تو عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں، دوسروں کو بھی اس سے وابستہ کریں، خود بھی مَدَنی انعامات پر عمل کریں، دوسروں کو بھی عمل کی ترغیب دلائیے، خود بھی ہر ماہ تین (3) دن کے قافلے میں سفر کیجئے اور دوسروں کو بھی سفر کروائیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(3) مُعاشرے کے مختلف گناہ

غِیْبَت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! مُعاشرے میں پائے جانے والے گناہوں میں سے ایک **غیبت** بھی ہے جو مُعاشرے کی تباہی کا سبب بن رہی ہے۔

انسان کے کسی ایسے عیب کا ذِکر کرنا، جو اس میں موجود ہو "**غِیْبَت**" کہلاتا ہے۔ غِیْبَت کی نحوست میں سے یہ بھی ہے کہ یہ بُرے خاتمے کا سبب ہے، کثرت سے غِیْبَت کرنے والے کی دُعا قبول نہیں ہوتی، غِیْبَت سے نماز روزے کی نُورانیَّت چلی جاتی ہے۔

چُغلی

اسی طرح **چغلی** کا بھی مُعاشرے کی تباہی میں بڑا بُرا کردار ہے۔ لوگوں میں پھوٹ ڈلوانے کے لئے اُن کی باتیں ایک دوسرے تک پہنچانا **چغلی** کہلاتا ہے۔ (شرح مسلم للنووی، ۱۱۲/۲)

چُغلی کے سبب بھی گھروں کی بربادی، آپس میں ناراضیاں اور بغض وکینہ پیدا ہوتا ہے۔ چغلی کرنے والوں کو اللہ پاک بھی پسند نہیں فرماتا، چنانچہ

حدیثِ پاک میں ہے: اللہ پاک کے نیک بندے وہ ہیں جنہیں دیکھیں تو اللہ پاک یاد آجائے اور اللہ پاک کے بُرے بندے وہ ہیں جو چُغل خوری کرتے، دوستوں میں جدائی ڈالتے اور نیک لوگوں کے عیب (Defect) تلاش کرتے ہیں۔ (مسند احمد، ۲۹۱/۶، حدیث: ۱۸۰۲۰)

گالی گلوچ

چغلی کی طرح **گالی گلوچ** بھی ہمارے مُعاشرے میں بڑھتے ہوئے بُرے کاموں میں سے ایک نہایت بُرا کام ہے، اس سے بھی فتنے جنم لیتے ہیں مثلاً آپس میں نفرتیں پیدا ہوتی ہیں، لڑائیاں اور بہت سی تباہ کاریاں سامنے آتی ہیں۔ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: مسلمان کو گالی دینا خود کو ہلاکت میں ڈالنے کی طرح ہے۔ (الترغیب والترھیب، کتاب الادب، ۳۱۱/۳، حدیث: ۴۲۶۳)

حَسد

اسی طرح **حسد** بھی نہایت بُری عادت، گناہ اور مُعاشرے کو خراب کردینے والا کام ہے۔ کسی کے پاس کوئی نعمت دیکھ کر تمنّا کرنا کہ کاش! اِس سے یہ نعمت چِھن کر مجھے حاصِل ہوجائے **حسد** کہلاتا ہے۔ (بُرے خاتمے کے اسباب، ص ۱۳ ملخصاً)

حسد کرنے والے کی ساری زِندگی جلن اور گُھٹن کی آگ میں جلتی رہتی ہے، اسے چین و سکون نصیب نہیں ہوتا، حسد نیکیوں کو اس طرح کھاجاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو۔

تَکَبُّر

یونہی تَکَبُّر(Arrogance) کو دیکھا جائے تو اس کے سبب بھی اللہ پاک اور رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ناراضی، مخلوق کی بیزاری، میدانِ محشر میں ذِلّت و رُسوائی، رَبّ کریم کی رحمت اور اِنعاماتِ جنّت سے محرومی اور دوزخ کی حق داری جیسے بڑے بڑے نُقصانات کا سامنا ہو سکتا ہے۔ خود کو افضل اور دوسروں کو کمتر جاننے کا نام **تکبُّر** ہے۔(تکبر، ص۱۶)

نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جس کے دل میں رائی کے دانے جتنا بھی تَکَبُّر ہو گا وہ جنّت میں داخل نہ ہو گا۔(مسلم، کتاب الایمان، باب تحریم الکبر و بیانہ، ص ۶۱، حدیث:۲۶۶)

کس کی نافرمانی کرتے ہو؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ بیان کردہ گُناہ مُعاشرے میں کیسی کیسی بُرائیوں کو جَنم دیتے ہیں۔ لہٰذا گُناہ خواہ چھوٹا ہو یا بڑا اس سے بچنے ہی میں عافیت ہے جیسا کہ حضرت بلال بن سعد رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: گُناہ کے چھوٹا ہونے کو نہ دیکھو بلکہ یہ دیکھو کہ تم کس کی نافرمانی کر رہے ہو۔(الزواجر، مقدمة فی تعریف الکبیرة، خاتمة فی التحذیر...الخ، ۱/۲۷)

بندے کو اتنا علم ہونا تو ضروری ہے کہ وہ **ظاہری و باطنی گناہوں** کو جان سکے۔ ظاہری و باطنی گناہوں کی ضروری معلومات ہونا بھی فرائض و لازم علوم میں سے ہے۔ دیگر لازم علوم کی طرح ان کی معلومات ہونا بھی ضروری ہے۔ مزید اگر گُناہ کا اِرادہ کرتے وَقْت انسان یہ سوچ لے کہ میں جس رَبِّ کریم کی نافرمانی کر رہا ہوں وہ تو مجھے ہر وَقْت ہر حال میں دیکھ رہا ہے تو اِنْ شَآءَ اللہ! اس طرح کافی حد تک گُناہوں سے چھٹکارا نصیب ہو جائے گا۔ گُناہوں سے نَفْرت کرنے اور چھٹکارا پانے کا ایک بہترین ذَرِیعہ کسی اچھے ماحول سے وابستہ ہو جانا بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! آج کے اس نازک دور میں عاشقانِ رسول کی مَدَنی

تحریک دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول، اللہ پاک کی عظیم نعمت ہے۔ آپ بھی اس مَدَنی ماحول سے ہر دَم وابستہ رہیے، اِنْ شَآءَ اللہ! دُنیا و آخرت کی بھلائیاں حاصل ہوں گی۔

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مسجد درس"

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہتے ہوئے اور اپنی مصروفیات میں سے کچھ وَقْت نکال کر ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بھی بھرپور حصہ لیجئے۔ یاد رہے! ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام "**مسجد درس**" بھی ہے، جو عِلْمِ دِیْن سیکھنے سکھانے کا مؤثّر ترین ذریعہ ہے۔ ☆**مسجد درس** بہت ہی پیارا مدنی کام ہے کہ اِس کی برکت سے مسجد کی حاضری کی بار بار سعادت حاصل ہوتی ہے۔ ☆**مسجد درس** کی برکت سے **مطالعے** کا موقع ملتا ہے۔ ☆**مسجد درس** کی برکت سے **مسلمانوں سے ملاقات** وسلام کی سُنّت عام ہوتی ہے۔ ☆**مسجد درس** کی برکت سے امیرِ اہلسنّت کے مختلف موضوعات پر مشتمل کتب ورسائل سے علمِ دِین سے مالامال **قیمتی مدنی پھول اُمّتِ مُسْلِمَہ** تک پہنچائے جا سکتے ہیں۔ ☆**مسجد درس**، **بے نمازیوں کو نمازی** بنانے میں بہت مُعاوِن و مددگار ہے۔

دُعائے عطار: یاربِّ محمّد! جو اسلامی بھائی یا اسلامی بہن روزانہ 2 درس دیں یا سُنیں ان کو اور مجھے بے حساب بخش اور ہمیں ہمارے مَدَنی آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پڑوس میں اکٹھا رکھ۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

آیئے! "**مسجد درس**" کی ایک ایمان افروز مدنی بہار سنئے، چنانچہ

دَرس میں بیٹھنے والا عالِم کیسے بنا

بابُ الاسلام (سندھ پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی جو نویں کلاس میں پڑھتے تھے اور حصولِ دُنیا کی جستجو میں مگن تھے علاقے کے اسلامی بھائی ان کو دعوت دے کر مسجد لے گئے۔ جب نماز پڑھ کر مسجد سے جانے لگے تو ایک خیر خواہ اسلامی بھائی (جو مسجد کے دروازے کے قریب کھڑے تھے انہوں) نے ان کو درس میں شرکت کی دعوت دی۔ تو وہ درسِ فیضانِ سنّت میں بیٹھ گئے۔ پھر انہوں نے اسلامی بھائیوں کی انفرادی کوشش سے مدرسۃ المدینہ (بالغان) میں پڑھنا شروع کر دیا۔ ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی جہاں ان کے جذبے کو مدینے کے 12 چاند لگ گئے۔ چند ہفتوں بعد امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا بذریعہ ٹیلیفون بیان ریلے ہوا۔ بیان کے بعد امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اجتماعی توبہ اور بیعت کروائی تو وہ اسلامی بھائی بھی گناہوں سے توبہ کر کے عطّاری بن گئے۔ پھر جوں جوں وقت گزرتا گیا وہ مدنی ماحول میں رچتے بستے گئے۔ مدنی ماحول کی برکت سے ان کو فقہی مسائل سے دلچسپی ہو گئی تو انہوں نے علمِ دین سیکھنے کے لئے 1999 میں جامعۃ المدینہ (فیضانِ عثمان غنی گلستانِ جوہر باب المدینہ کراچی پاکستان) میں داخلہ لے لیا اور 2005 میں عالمِ دین بننے پر میٹھے میٹھے مُرشدِ کریم امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ہاتھوں دستارِ فضیلت کے طور پر سبز سبز عمامہ شریف بندھوانے کا شرف مل گیا۔

یقیناً مقدر کا وہ ہے سکندر جسے خیر سے مل گیا مدنی ماحول
دعا ہے یہ تجھ سے دل ایسا لگا دے نہ چھوٹے کبھی بھی خدا مدنی ماحول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۶۴۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

مجلسِ دَارُالسُّنَّۃ

اے عاشقانِ رسول! آپ بھی اس پاکیزہ مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے اور خدمتِ دین کے مَدَنی کاموں میں دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں کم و بیش 108 شعبہ جات میں سنتوں کی دھومیں مچانے میں مصروفِ عمل ہے، انہی میں سے ایک "**مجلسِ دارالسنۃ**" بھی ہے۔ اس مجلس کے تحت تربیت یافتہ اسلامی بھائی، اسلامی بھائیوں کو اور اسلامی بہنیں، اسلامی بہنوں کو مختلف کورسز کرواتے ہیں۔ اِن کورسز میں ضروری عقائد، نماز کے مسائل، درست قرآن کریم پڑھنے کے قواعد، سُنّتیں اور آداب، اسپیشل افراد میں مَدَنی کام کرنے کا طریقہ اور مخصوص سُورتیں وغیرہ سکھانے کا سلسلہ ہوتا ہے۔ اللہ پاک کے کرم سے اب تک ہزاروں اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اس مجلس کے تحت مختلف کورسز کرنے کی سعادت حاصل کر چکے ہیں۔ اللہ کریم اس شعبے کو مزید لگن کے ساتھ دین کی خدمت کرتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سجدۂ تلاوت کے مَسائل

اے عاشقانِ رسول! آئیے! امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**تلاوت کی فضیلت**" سے سجدۂ تلاوت کے چند مسائل سنتے ہیں: آیتِ سجدہ پڑھنے یا سننے سے سجدہ واجِب ہو جاتا ہے۔ (ھِدَایۃ، ۱/۷۸)☆فارسی یا کسی اور زبان میں (بھی اگر) آیت کا ترجمہ پڑھا تو پڑھنے والے اور سننے والے

پر سجدہ واجِب ہو گیا، سننے والے نے یہ سمجھا ہو یا نہیں کہ آیتِ سجدہ کا ترجمہ ہے، البتَّہ یہ ضَرور ہے کہ اسے نہ معلوم ہو تو بتا دیا گیا ہو کہ یہ آیتِ سجدہ کا ترجمہ تھا اور آیت پڑھی گئی ہو تو اس کی ضَرورت نہیں کہ سننے والے کو آیتِ سجدہ ہونا بتایا گیا ہو۔(فتاویٰ ھندیۃ، ۱/۱۳۳)☆پڑھنے میں یہ شرط ہے کہ اتنی آواز میں ہو کہ اگر کوئی عُذر نہ ہو تو خود سُن سکے۔(بہارِ شریعت، حصّہ ۴، ۱/۷۲۸)☆سننے والے کے لئے یہ ضَروری نہیں کہ خود ارادہ کرکے سُنی ہو، بغیر اِرادے کے سُننے سے بھی سجدہ واجِب ہو جاتا ہے۔(ھِدایۃ، ۱/۷۸)☆اگر اتنی آواز سے آیت پڑھی کہ سُن سکتا تھا مگر شور یا بہرہ ہونے کی وجہ سے نہ سُنی تو سجدہ واجِب ہو گیا اور اگر صرف ہونٹ ملے آواز پیدا نہ ہوئی تو واجب نہ ہوا۔(فتاویٰ ھندیۃ، ۱/۱۳۲)

اعلان:

سجدۂ تلاوت کے بقیہ مسائل تربیتی حلقوں میں بیان کیے جائیں گے، لہٰذا ان مسائل کو جاننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اِجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دعائیں

(1) شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا: جو شَخْص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمِیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (1)

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے، تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کردیئے جائیں گے۔ (2)

﴿3﴾ رَحمت کے سَتّر دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (3)

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

---

1 ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

2 ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

3 ...القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ

حضرت اَحمد صاوِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بَعض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[1]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے درمِیان بِٹھالیا۔ اِس سے صَحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: جو شخص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے **میری شفاعت واجب** ہو جاتی ہے۔[3]

---

[1] ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

[2] ...القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

[3] ...الترغیب والترھیب ج ۲ ص ۳۲۹، حدیث ۳۱

﴾1﴿ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے سترّ فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[1]

﴾2﴿ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[2]

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم

(خُدائے حَلیم وکریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائِق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا شیڈول (بیرونِ ملک)، 9 جنوری 2020ء

(1): سنّتیں اور آداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5 منٹ، (3): غور و فکر: 5 منٹ، کل دورانیہ 15 منٹ

1 ... مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة...الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

2 ... تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

سجدۂ تلاوت کے بقیہ مسائل

☆سجدہ واجب ہونے کے لئے پوری آیت پڑھنا ضَروری نہیں بلکہ وہ لفظ جس میں سجدے کا مضمون پایا جاتا ہے اور اس کے ساتھ پہلے یا بعد کا کوئی لفظ ملا کر پڑھنا کافی ہے۔ (رَدُّالْمُحتار، ۲/۶۹۴) ☆سَجدۂ تِلاوت کا طریقہ: سجدے کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ کھڑا ہو کر اَللہُ اَکْبَر کہتا ہوا سجدے میں جائے اور کم سے کم تین بار سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہے، پھر اَللہُ اَکْبَر کہتا ہوا کھڑا ہو جائے، پہلے بعد میں دونوں بار اَللہُ اَکْبَر کہنا سنّت ہے اور کھڑے ہو کر سجدے میں جانا اور سجدے کے بعد کھڑا ہونا یہ دونوں قِیام مُسْتَحَب۔(دُرِّمُختار، ۲/۶۹۹) ☆سجدۂ تلاوت کے لئے اَللہُ اَکْبَر کہتے وقت نہ ہاتھ اٹھانا ہے نہ اس میں تَشَھُّد (یعنی اَلتَّحِیات) ہے نہ سلام۔(تَنوِیرُ الْاَبْصار، ۲/۷۰۰) ☆اس کی نِیّت میں یہ شرط نہیں کہ فُلاں آیت کا سجدہ ہے بلکہ مُطلَقاً سجدۂ تلاوت کی نِیّت کافی ہے۔(دُرِّمُختار، رَدُّالْمُحتار، ۲/۶۹۹) ☆آیتِ سجدہ نماز کے باہَر پڑھی تو فوراً سجدہ کر لینا واجِب نہیں۔ہاں! بہتر یہ ہے کہ فوراً کرلے اور وُضو ہو تو تاخیر مکروہِ تنزیہی۔(دُرِّمُختار، ۲/۷۰۳) ☆اُس وقت اگر کسی وجہ سے سجدہ نہ کرسکے تو تلاوت کرنے والے اور سننے والے کو یہ کہہ لینا مُسْتَحَب ہے:

سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا ٭ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَ اِلَیْكَ الْمَصِیْرُ ﴿۲۸۵﴾ (پ۳، البقرۃ:۲۸۵) (ترجَمۂ کنزالایمان: ہم نے سُنا اور مانا، (ہم پر) تیری معافی ہو اور تیری ہی طرف پھرنا ہے۔) (رَدُّالْمُحتار، ۲/۷۰۳) ☆ایک مجلس میں سجدے کی ایک آیت کو بار بار پڑھا یا سُنا تو ایک ہی سجدہ واجِب ہو گا، اگرچہ چند شخصوں سے سُنا ہو یونہی اگر آیت پڑھی اور وُہی آیت دوسرے سے سُنی جب بھی ایک ہی سجدہ

واجِب ہو گا۔(دُرِّمُختار،رَدُّالمُحتار، ۲/۷۱۲)،☆پوری سُورت پڑھنا اور آیتِ سجدہ چھوڑ دینا مکروہِ تحریمی ہے، صرف آیتِ سجدہ کا پڑھنا مکروہ نہیں، مگر بہتر یہ ہے کہ دو ایک آیت پہلے یا بعد کی ملالے۔(دُرِّمُختار، ۲/۷۱۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆جماہی کے وَقْت کی دُعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے شیڈول کے مطابق **"جماہی کے وَقْت کی دعا"** یاد کروائی جائے گی۔وہ دُعا یہ ہے:

لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِo

تَرْجَمَہ: نہیں طاقت (گناہوں سے بچنے کی) اور نہیں قوت (نیکیاں کرنے کی) مگر اللہ پاک کی مدد سے جو بلند و بالا عظمت والا ہے۔(خزینۂ رحمت، ص ۶۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆اجتماعی غوروفکر کا طریقہ (72 مَدَنی انعامات)

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔(جامع صغیر للسیوطی، ص ۳۶۵، حدیث:۵۸۹۷)

آیئے! مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے "اچھی اچھی نیتیں" کرلیجئے۔

(1) رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی مَدَنی انعامات کے رِسالے سے غور و فکر (یعنی اپنا محاسبہ) کروں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔

(2)جن مَدَنی انعامات پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔

(3)جن پر عمل نہ ہو سکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(4)گناہوں سے بچانے والے کسی مَدَنی انعام پر خدانخواستہ عمل نہ ہوا تو توبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔

(5)بلاضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یا اِتنے مَدَنی انعامات پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔

(6)جن مَدَنی انعامات پر بعد میں عمل ہو سکتا ہے (مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل عمل کرلوں گا۔

(7) مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، مَدَنی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(8)کل بھی مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر (یعنی غور و فکر) کروں گا۔

(9)رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ غور و فکر کے ساتھ مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن مَدَنی انعامات پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اُلٹا رائٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگائیے۔

توجہ: اپنے ہی مَدَنی انعامات کے رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے غور و فکر کیجئے۔

☆اجتماعی غور و فکر کا طریقہ (72 مَدَنی انعامات)

یومیہ 49 مَدَنی انعامات:

(1)اچھی اچھی نیتیں کیں؟(2)پانچوں نمازیں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ باجماعت ادا کیں؟(3)ہر نماز کے بعد آیۃُ الکرسی، تسبیحِ فاطمہ، سورۂ اخلاص پڑھی؟(4)اذان و اقامت کا جواب دیا؟(5)313 بار درودِ پاک پڑھے؟(6)مسلمانوں کو سلام کیا؟(7)آپ اور جی سے گفتگو کی؟(8)جائز بات کے ارادے پر اِن شَآءَاللّٰہ کہا؟(9)سلام اور چھینکنے والے کی حمد پر جواب دیا؟(10)دعوتِ اسلامی کی اصطلاحات استعمال کیں؟(11)بھوک سے کم کھاتے ہوئے پیٹ کا قفلِ مدینہ لگایا؟(12)دو مَدَنی درس دیئے یا سنے؟(13)مدرسۃ المدینہ بالغان پڑھا" یا "پڑھایا؟(14)12 منٹ اصلاحی کتاب اور فیضانِ سنت سے ترتیب وار 4 صفحات پڑھے یا سُنے؟(15)غور و فکر کی؟(16) صلوٰۃُ التوبہ ادا کی؟(17)چٹائی پر سوئے، سرہانے سنت بکس رکھا؟(18)سنّتِ قبلیہ اور فرضوں کے بعد والے نوافل ادا کئے؟(19)تہجد،

اشراق وچاشت اور اوّابین ادا کی؟(20)تحیۃ الوضو اور تحیۃ المسجد ادا کی؟(21)کنزالایمان سے تین آیات مع ترجمہ و تفسیر تلاوت کی یا سنی؟(22)دو پر انفرادی کوشش کی؟(23)دو گھنٹے مَدَنی کاموں پر صرف کئے؟(24)اپنے نگران کی اطاعت کی؟(25)مانگ کر چیزیں استعمال تو نہیں کیں؟(26)کسی سے بُرائی صادر ہونے کی صورت میں اصلاح کی؟(27)پردے میں پردہ کیا؟نیز قبلہ کی سمت رُخ کیا؟(28)غصے کا علاج کیا؟(29)فضول سوالات تو نہیں کئے؟(30)نامحرم رشتے داروں / نامحرم پڑوسنوں سے شرعی پردہ کیا؟(31)فلمیں،ڈرامے، گانے باجے سے بچے؟(32)گھر میں مَدَنی ماحول بنانے کی کوشش کی؟(33)تہمت، گالی گلوچ سے بچے؟(34)دوسرے کی بات تو نہیں کاٹی؟(35)صدائے مدینہ لگائی؟(36)آنکھوں کا قفلِ مدینہ لگاتے ہوئے نگاہیں نیچی رکھیں؟(37)دوسروں کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی؟(38)جھوٹ،غیبت، چغلی،حسد، تکبر،وعدہ خلافی سے بچے؟(39)دن کا اکثر حصہ باوضو رہے؟(40)مخاطب کے چہرے پر نگاہیں تو نہیں گاڑیں؟(41)وقت پر قرض ادا کیا؟(42)مسلمانوں کے عیوب کی پردہ پوشی کی؟(43)یکساں تعلقات رکھے؟(44)نماز اور دعا میں خشوع و خضوع پیدا کرنے کی کوشش کی؟(45)عاجزی کے ایسے الفاظ تو نہیں بولے جن کی تائید دل نہ کرے؟(46)زبان کا قفلِ مدینہ لگاتے ہوئے اشارے سے اور 4 بار لکھ کر گفتگو کی؟(47)ایک بیان یا مَدَنی مذاکرہ آڈیو، ویڈیو یا مدنی چینل 1 گھنٹہ 12 منٹ دیکھا؟(48)مذاق مسخری، طنز، دل آزاری، قہقہہ لگانے سے بچے؟(49)ضروری گفتگو کم سے کم الفاظ میں کی؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

☆لکھ کر گفتگو 12 مرتبہ ☆اشارے سے گفتگو 12 مرتبہ ☆نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو 12 مرتبہ ☆قفلِ مدینہ عینک کا استعمال 12 منٹ

ہفتہ وار 8 مَدَنی انعامات

(51)ہفتہ وار اجتماع میں اول تا آخر شرکت کی؟(52)بعدِ اجتماع 4 پر انفرادی کوشش کی؟(53)مریض کی عیادت کی؟(54)علاقائی دورہ میں شرکت کی؟(55)جو پہلے مَدَنی ماحول سے وابستہ تھے مگر اب نہیں آتے ان کو دوبارہ وابستہ کرنے کی کوشش کی؟(56)مسجد اجتماع (ہفتہ وار مدنی مذاکرہ) میں شرکت کی؟(57)مکتوب روانہ کیا؟(58)پیر شریف کا روزہ رکھا؟

دعائے امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

یااللہ پاک! جو کوئی سچے دل سے مَدَنی انعامات پر عمل کرے، روزانہ غور و فکر کے ذریعے رسالہ پُر کرے اور ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروا دیا کرے، اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد